کوتم اپنے نازو اداجانو۔ جیسے گھوڑاچور کے کہنے پرنہیں چلا ویسے میں بھی
تمہارے جال میں نہیں پھنسونگا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میرے مالک سری
سودھرماسوامی خوش ہوکر مجھے اپنے جیسا کرلیوینگے اور میں ضروری اس دنیا
کے جھگڑوں سے چھوٹ جاؤنگا۔ پس تم کیوں اس قدر ہائے پکارکرتی ہو۔
میں تواپنے ارادہ پر پکاہوں جس قدر زیادہ بولوگی اُس قدر میری پُختگی اور
زیادہ ہوتی جائیگی۔ جیسے سونا کو جتنی دفعہ آگ میں ڈالا جاوے اتنی دفعہ اُس کا
رنگ تیز ہوتا جاتا ہے ویسے مجھ کو جانو۔ یہ سنکر وہ استری خاموش ہوگئی اور چُپ
کردور جابیٹھی۔

اب سون سری چھٹی استری سلام کر کے سامنے آکھڑی ہوئی اور
کہنے لگی کہ مہاراج جس طرح اپ نے فرمایا اُسی طرح ٹھیک ہے اس میں ذرا
بھی شک نہیں ہے اور نہ کسی کو اعتراض کا مقام ہے۔ مگر میری ایک عرض مان لو
کچھ عرصہ سنسار کے سُکھ بھوگو اور جب اولاد ہوجاویگی پھر یوگ لیکر دھرم کی
طرف لگ جانا۔ اُس عمر میں یوگ بھی ٹھیک کمایا جاویگا۔ اگر ایسا نہیں
کرنا تھا تو ہم کو کیوں بیاہا تھا۔ آپ نے ایسی کری جیسے کوئی شخص کسی بھوکے
کے آگے کھانا رکھکر اُٹھالیوے اور اُس میں سے ایک لُقمہ بھی کھانے نہ

دیوے۔ آپ ہمارے کہنے کا بُرا نہ ماننا۔ ہم کیا کریں اس دُنیا میں ہمارا سوائے آپ کے اور کوئی نہیں ہے اور آپ کے بغیر ہمارا ایک دن بھی نکلنا محال ہے۔ ہم نے بھی تنگ ہو کر کہا ہے۔ (تنگ آید بجنگ آید) ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔ ہم بے گناہوں کو نہ مارو، رحم کرنا چاہئے۔ آپ بڑے دیالو ہو، بہت کھینچ کرنی بھی اچھی نہیں ہوتی ہے، ذرا ہماری طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھو اور ہماری ہجر کی باتیں سُنو۔ ہمارا دل بھرا ہوا ہے جیسے بھادوں کی بدلی ویسی ہماری حالت ہو رہی ہے عرض کرتی تھی اور زار زار روتی تھی اور کہتی تھی کہ ضد کو چھوڑ کر ہماری عرض کو قبول کرلو۔ برہمن کے لڑکے کی طرح نہ کرو۔ اُس کی مثال سناتی ہوں۔

مثال: اس جمبو دیپ کے بھرت کھیتر میں ایک گاؤں نوشیو پور آباد تھا۔ اُس میں ایک برہمن بسا کرتا تھا۔ اُس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ بہت ہی شکیل تھا۔ مگر بیوقوف اعلیٰ درجہ کا تھا۔ اُس کے والدین اُس کو ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ تم بدّیا حاصل کرو وہ کہا کرتا تھا۔ میرے سے پڑھا نہیں جاتا ہے۔ والدہ نے کہا کہ ہٹ سے پڑھا جاتا ہے۔ ویسا ہی کرو کہ جس کو پکڑ و اُس کو مت چھوڑو۔ چنانچہ رام چندر نے ہٹ سے سیتا کو لے لیا اور

پانڈوں نے راج لے لیا، اس طرح سے سمجھاتے تھے اور یہ بھی جتلاتے تھے کہ بغیر علم کے آرام حاصل نہیں ہوتا ہے۔ جب تک کہ تو بدیا نہیں پڑھے گا تیرا گذارہ مشکل ہوگا۔ بہت سمجھا کر اُس کو بدیا پڑھنے کے لئے بھیجا۔ جب وہ بازار میں گیا تو ایک گدھا ملا جو کہ شور کرر ہا تھا۔ اُس نے جانا کہ یہ مجھ کو بلاتا ہے یہ خیال کر کے اُس کی طرف دوڑا اور اُس کی پونچھ زور سے پکڑ لی۔ گدھا اُس کے منہ پر لاتیں مارنے لگا، پھر بھی اُس بیوقوف نے اُس کی پونچھ کو نہ چھوڑا۔ لوگ جمع ہو گئے اور اُس کو کہنے لگے کہ اے بیوقوف اُس کی پونچھ چھوڑ دے کیوں پکڑی ہے۔ اُس نے کہا کہ میری ماں نے کہا ہے کہ جس کو پکڑنا اُس کو چھوڑنا نہیں اس واسطہ میں نہیں چھوڑتا لوگوں نے بہت سمجھایا کہ تو پونچھ کو چھوڑ دے اُس نے ایک نہ مانی یہ خبر اُس کی ماں تک پہنچی اور آ کر کہنے لگی کہ بیوقوف کیوں کھوپر میں لاتیں کھاتا ہے۔ بیوقوف نے کہا کہ تو نے ہی مجھ کو کہا تھا کہ تو جا کر پڑھ اور جس شے کو پکڑنا اُس کو چھوڑنا نہیں۔ ماں کہنے لگی کہ میرے بھاگ پھوٹ گئے جو ایسی اولاد میرے پیدا ہوئی۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے اُس کے ہاتھوں سے پونچھ کو چھوڑ وایا۔ اُس کی ماں گھر کو لے گئی بہت دیر تک چوٹوں کے سبب سے تکلیف پاتا رہا۔

پس اے سوامی اس طرح سے ضد کرنی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ہم میں اس قدر مقدور نہیں ہے کہ ہم کچھ کہہ سکیں آپ بھی اسی طرح تکلیف اُٹھاؤ گے۔ ہم دست بستہ عرض کرتی ہیں کہ ہم بے گناہ ہیں اگر کوئی قصور ہمارے سے ہوا بھی ہے تو بخش دو۔ ہم کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔آپ میں ہماری تکلیف دور کرنے کی طاقت ہے آپ ہمارے سوامی ہو۔ میں نے اگر کوئی سخت سُست کلمہ کہا ہو تو معاف کر دینا۔ سوائے آپ کے اور کس کے پاس ہائے پکار کریں۔

جمبو کمار نے جواب دیا تم کو موہ روپی پساچ لگا ہوا ہے۔ اس واسطہ بکتی ہو تیری کہانی سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹ جھوٹ ہی ہے اور سچ سچ ہی ہے۔ وہ بیوقوف جس طرح سے ادھرم کی پونچھ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے اور چھوڑنا نہیں چاہتا۔اُسی طرح دنیا میں جو تکلیفیں ہو رہی ہیں وہ دو لتے لگ رہے ہیں۔تم اپنے دل سے غور سے اس کا ارتھ وچار کر کے دھرم کی طرف خیال کو لگاؤ۔ جو لوگ اس دنیا میں رہیں گے۔انکو از حد تکلیفیں برداشت کرنی پڑینگی۔ایسا سری جن راج نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے۔جیسے چرِبادار نے گھوڑی کو دوسرے بھب میں بدل دیا تھا۔اُسکو سنو میں

سناتا ہوں۔

مثال: جمبوکمار کے بھرت کھیتر میں ایک گاؤں آباد تھا۔جس کا نام کروستھل تھا۔اُس جگہ کے راجہ کو ایک گھوڑی سے بہت محبت ہوگئی تھی۔ ہمیشہ اُسی پر سواری کیا کرتا تھا اور اُس کی بہت دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ وہ اُس کے مقابلہ کسی اور اچھے گھوڑے کو بھی پسند نہیں کرتا تھا۔اُس نے ایک تعلقہ اُس گھوڑی کی خوراک کے واسطہ علیحدہ مقرر کردیا تھا اور ایک خاص نوکر اُس کے لئے رکھ دیا۔ وہ نوکر اُس گھوڑی کی خوراک میں سے اپنے خرچ کے لئے پیسے نِکالنے لگا اور خُد اچھی اچھی خوراک کھاتا تھا اور شراب پیا کرتا تھا اور بھوک کی وجہ سے گھوڑی دُبلی ہوکر مرگئی مرکر بیسوا کے گھر جاکر لڑکی پیدا ہوئی۔اعلٰی درجہ کی خوبصورت اور شکیل تھی۔نوکر مرکر ایک برہمن کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ جو کہ بہت ہی بدشکل اور بدبخت تھا۔جس کو دیکھ کر نفرت آتی تھی۔بیسوا کی لڑکی دن بدن پرورش پاکر جوان ہوگئی۔اُس کی جوانی کو دیکھ کر لوگ فریفتہ ہوتے تھے۔ برہمن کا لڑکا جب جوان ہوا گھر سے واسطہ گذارہ نکلا اور گدائی کیا کرتا تھا۔ مانگتا مانگتا اُس بیسوا کے مکان پر جا پہنچا وہاں جاکر بیسوا کی لڑکی کو دیکھ کر غش کھاکر گر پڑا۔مگر بیسوا کنگال کو کب پسند کرتی تھی۔